عابد
خطبات
63
خُطبۂ جُمعۃ المُبارک
عُنوان:
دیدارِ سبحان
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مُدرّس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
شعبہ تبلیغ
جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

اہم عناصر:

❁ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں

❁ مومن جنت میں اللہ کا دیدار کریں گے

❁ دیدارِ الٰہی کا ذریعہ بننے والے اعمال

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ [الکہف:110] وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ [القیامہ:23-22]

ذی وقار سامعین!

محبت انسان کی فطرت کا حصہ ہے اور ہر دل کسی نہ کسی کی جانب مائل ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ یہ میلان کبھی کسی شخصیت کی خوبیوں کی طرف ہوتا ہے اور کبھی کسی کے حسن و جمال کی طرف۔ محبت در حقیقت وہ کشش ہے جو انسان کو تعلق اور وابستگی کا احساس دیتی ہے اور یہی جذبات اسے جینے کا مقصد عطا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے، اللہ سے محبت میں کہیں زیادہ ہیں۔" [البقرہ:165]

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مومن اور مسلمان سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں، محبت کا تقاضا ہے کہ محبت کرنے والا ہر لمحہ اپنے محبوب کی قربت اور دیدار کی تمنا میں جیتا ہے۔ دل کی دھڑکنوں میں محبوب کا ذکر اور سانسوں میں اس کا انتظار رہتا ہے۔ محبت کی اصل یہی ہے کہ محبوب کی ایک جھلک کے لیے محبت کرنے والا اپنی زندگی کی ہر خوشی قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ دنیا کی محبتیں فانی ہیں، لیکن جب بات اللہ کی محبت کی ہو تو اس کا عروج محبوبِ حقیقی کے دیدار کی خواہش میں ہوتا ہے۔ ہر محب کی سب سے بڑی آرزو یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اور اس کے حسن و جمال کا مشاہدہ کرے۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم یہ سمجھیں گے کہ اس فانی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں ہے، مومن جنت میں اللہ کا دیدار کریں گے اور آخر میں ہم وہ اعمال سمجھیں گے جن کی بنیاد پر کل جنت میں اللہ کا دیدار ہو سکے گا۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں

اس فانی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں ہے، نہ ہی اس دنیا میں کسی نے اللہ تعالیٰ کو انسانی آنکھ سے دیکھا ہے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میں آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٤٣

"اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہر گز نہ دیکھے گا اور لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھ، سو اگر وہ اپنی جگہ بر قرار رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا تو پاک ہے، میں نے تیری طرف توبہ کی اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔"[الاعراف:143]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن نہیں، قرآن میں ایک اور مقام پہ ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٠٣

"اسے نگاہیں نہیں پاتیں اور وہ سب نگاہوں کو پاتا ہے اور وہی نہایت باریک بین، سب خبر رکھنے والا ہے۔"[الانعام:103]

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ

"اے ایمان والوں کی ماں! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں اپنے رب کو دیکھا تھا؟"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا

الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ

تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیا تم ان تین باتوں سے بھی ناواقف ہو؟ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص یہ کہتا ہو کہ حضرت محمد ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے آیت لا تدرکہ الابصار سے لے کر من وراء حجاب تک کی تلاوت کی اور کہا کہ کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضرت ﷺ آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ بھی جھوٹا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے آیت وما تدری نفس ماذا تکسب غدا یعنی "اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔" کی تلاوت فرمائی۔ اور جو شخص تم میں سے کہے کہ آنحضرت ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی اے رسول! پہنچا دیجئے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے۔ ہاں آنحضرت ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ [صحیح بخاری: 4855]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا:

هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟

تو آقائے رحمت ﷺ نے فرمایا:

نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ "وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں"! [صحیح مسلم: 443]

سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ

”اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی مرنے تک اپنے رب وعزوجل کو ہر گز نہیں دیکھ سکے گا۔“ [صحیح مسلم:7356]

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتوں پر مشتمل خطبہ دیا، فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

”بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے، وہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اوپر اٹھاتا ہے، رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اس کا پردہ نور ہے، اگر وہ اس (پردے) کو کھول دے تو اس کے چہرے کے انوار جہاں تک اس کی نگاہ پہنچے اس کی مخلوق کو جلا ڈالیں۔“ [صحیح مسلم:445]

ان تمام آیات اور احادیث سے پتہ چلا کہ اس دنیا میں انسانی آنکھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں، یہ بھی پتہ چلا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے، وہ لوگ جھوٹے ہیں اور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی زندگی میں حالتِ خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا بزرگ وبرتر رب بہترین صورت میں میرے پاس آیا۔ مجھے خیال پڑتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”– خواب میں – رب کریم نے کہا: اے محمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اَلْمَلَأُ الْأَعْلٰى (اونچے مرتبے والے فرشتے) کس بات پر آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا تو اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے بیچ میں رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ میں جان گیا،

رب کریم نے کہا: اے محمد ﷺ! کیا تم جانتے ہو ملأ اعلی میں کس بات پر جھگڑا ہو رہا ہے، (بحث و تکرار ہو رہی ہے؟) میں نے کہا:

نَعَمْ قَالَ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ہاں، کفارات گناہوں کو مٹا دینے والی چیزوں کے بارے میں (کہ وہ کون کون سی چیزیں ہیں؟) کفارات یہ ہیں: (۱) نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا، (۲) پیروں سے چل کر نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جانا، (۳) ناگواری کے باوجود باقاعدگی سے وضو کرنا، جو ایسا کرے گا بھلائی کی زندگی گزارے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جائے گا جس طرح وہ اس دن پاک وصاف تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، رب کریم کہے گا: اے محمد ﷺ! جب تم نماز پڑھ چکو تو کہو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ

”اے اللہ میں تجھ سے بھلے کام کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں، اور ناپسندیدہ و منکر کاموں سے بچنا چاہتا ہوں اور مسکینوں سے محبت کرنا چاہتا ہوں، اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں ڈالنا چاہیے تو فتنے میں ڈالے جانے سے پہلے مجھے اپنے پاس بلا لے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

”درجات بلند کرنے والی چیزیں (۱) سلام کو پھیلانا عام کرنا ہے، (۲) (محتاج و مسکین) کو کھانا کھلانا ہے، (۳) رات کو تہجد پڑھنا ہے کہ جب لوگ سو رہے ہوں۔“ [ترمذی: 3233 صححہ الالبانی]

مومن جنت میں اللہ کا دیدار کریں گے

پچھلی تمام باتوں سے پتہ چلا کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں، اب کچھ لوگ انہی دلائل کی بنیاد پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کل قیامت والے دن بھی دیدار نہیں ہوگا، یہ واضح آیات اور احادیث کا انکار ہے، قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت والے مومن لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

"اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔" [القیامہ:23-22]

فضیلۃ الشیخ مولانا عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"قرآن مجید میں فاجر لوگوں کے متعلق فرمایا:

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

"ہرگز نہیں، بے شک وہ اس دن اپنے رب سے حجاب میں رکھے جائیں گے۔" [المطففین:15]

اللہ تعالیٰ نے ان کے دیدارِ الٰہی سے محروم رکھے جانے کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ اگر ابرار کو بھی اس دن رب کا دیدار نہ ہوا تو ان میں اور فجار میں کیا فرق رہا؟ بہت بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اتنی واضح آیات و احادیث کے باوجود قیامت کے دن دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں۔ اس انکار کا بدلا یہی ہے کہ انھیں قیامت کے دن اس سب سے بڑی نعمت سے محروم ہی رکھا جائے۔"

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ ، فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ

"سنو! تم لوگ یقینا اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اس کو اسی طرح دیکھوں گے، جس طرح اس پورے چاند کو دیکھتے ہو۔" [صحیح مسلم:1435]

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا

ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے جب کہ آسمان بھی صاف ہو؟ ہم نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔

[صحیح بخاری:7439]

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا

" تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔"[صحیح بخاری:7435]

دیدارِ الٰہی کا ذریعہ بننے والے اعمال

اب آخر میں ہم وہ اعمال سمجھیں گے جن کی وجہ سے کل جنت میں دیدارِ الٰہی حاصل ہو گا۔

1۔ ایمان اور عملِ صالح:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور نیک اعمال بجالانے کی وجہ سے کل جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۱۱۰

”کہہ دے میں تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، پس جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو لازم ہے کہ وہ عمل کرے نیک عمل اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔“[الکھف:110]

فضیلۃ الشیخ مولانا عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”رَجاءٌ “ کا معنی امید ہے، اس کے ضمن میں خوف بھی ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ امید پوری نہ ہو۔ غرض اس کے معنی امید اور خوف دونوں کر لیے جاتے ہیں۔ بندے اور اس کے رب کے تعلق کو نمایاں کر کے فرمایا کہ جو اپنے رب کی ملاقات اور دیدار کی امید رکھتا ہے، یا اس سے ملاقات کے وقت اس کے عذاب سے ڈرتا ہے اس کے لیے دو کام ضروری ہیں، پہلا یہ کہ وہ صالح عمل کرے اور صالح عمل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعے سے بتایا ہے، اس کے علاوہ سب بدعت اور گمراہی ہے۔ دوسرا یہ کہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے، نہ کسی دوسرے کی عبادت کر کے اور نہ ریاکاری کر کے، کیونکہ غیر اللہ کی عبادت اگر شرک اکبر ہے تو ریاکاری (دکھاوا) شرک اصغر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَ شِرْكَهُ

”اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے، میں تمام حصے داروں سے کہیں زیادہ (ہر قسم کے) حصے سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے سوا کسی اور کو حصے دار بنایا تو میں اس عمل کو اور اس کے حصے کو چھوڑ دیتا ہوں۔“[صحیح مسلم:7475]

یعنی میں وہ حصہ بھی قبول نہیں کرتا جو اس عمل میں سے اس نے میرے لیے کیا ہے، کیونکہ اس میں دوسرا بھی حصے دار ہوتا ہے، تو میں اپنا حصہ بھی چھوڑ کر اسی کو دے دیتا ہوں، اب وہ اس کا اجر اسی سے لے، میں تو صرف وہ عمل قبول کرتا ہوں جو سارے کا سارا میرے

لیے ہو، کسی دوسرے کا اس میں حصہ نہ ہو۔ جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللهُ بِهِ

"جو شخص سنانے (شہرت) کی خاطر عمل کرے اللہ تعالیٰ (اس کی بدنیتی) سب کو سنا دے گا اور جو لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سب لوگوں کو دکھلا دے گا۔" [صحیح بخاری:6499]

پتہ چلا جنت میں دیدارِ الٰہی اس شخص کو نصیب ہوگا جو مومن ہوگا، نیک اعمال کرتا ہوگا، اسی لئے مالکِ کائنات نے فرمایا:

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ

"ہرگز نہیں، بے شک وہ اس دن اپنے رب سے حجاب میں رکھے جائیں گے۔" [المطففین:15]

یہ آیت بھی بتلاتی ہے کہ مومنوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، جبکہ کافر اس نعمت سے محروم رہیں گے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرنا:

جنت میں دیدارِ الٰہی اس شخص کو نصیب ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

"جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔"

یہ سن کر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی دوسری زوجہ محترمہ نے عرض کیا:

إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

"نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام واحترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتہائی ناگوار گزرتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے لہٰذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔" [صحیح بخاری: 6507]

یہی وجہ ہے کہ نیک اور بد انسان کی موت میں فرق ہوتا ہے، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا وُضِعَتْ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ

"جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے جلدی آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان اسے سن لیں تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائیں۔" [صحیح بخاری: 1316]

3۔ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی پابندی کرنا:

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی پابندی کرنے والے کو بھی کل قیامت کے دن جنت میں دیدارِ رحمٰن نصیب ہو گا، سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لاَ تُضَامُّونَ أَوْ لاَ تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَالَ: «وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا»

ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ بے ٹوک اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کی بھی مزاحمت نہ ہو گی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہو گا اس لیے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی؛

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ

”پس اپنے رب کے حمد کی تسبیح پڑھ سورج کے نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔“ [صحیح بخاری:573]

4۔ گناہوں سے اجتناب کرنا:

جنت میں دیدارِ الٰہی کا ایک ذریعہ گناہوں سے اجتناب ہے، سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَومَ القِيامَةِ، ولا يَنْظُرُ إليهم ولا يُزَكِّيهِم ولَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ قالَ: فَقَرَأَها رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ثَلاثَ مِرارٍ، قالَ أبو ذَرٍّ: خابُوا وخَسِرُوا، مَن هُمْ يا رَسولَ اللهِ؟ قالَ: المُسْبِلُ، والْمَنّانُ، والْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بالحَلِفِ الكاذِبِ

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھے گا۔ نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔" آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: برباد ہو گئے، اور نقصان سے دوچار ہو گئے، وہ کون ہیں یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک تو ٹخنوں سے نیچے کپڑا الٹکانے والا، دوسرا وہ جو احسان کر کے اس کو جتانے والا، تیسرا جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔[صحیح مسلم:293]

سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثةٌ لا يُكلمهم الله يوم القيامة، ولا يُزَكِّيهم، ولا يَنظُر إليهم، ولهم عذابٌ أليم: شَيخٌ زَانٍ، ومَلِكٌ كذّاب، وعَائِل مُستكبر

"تین قسم کے آدمیوں سے نہ تو اللہ تعالی روزِ قیامت کلام کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور انہیں دردناک عذاب ہو گا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور تکبر کرنے والا مفلس۔"[صحیح مسلم:296]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثةٌ لا ينظرُ اللهُ إليهم يومَ القيامةِ : العاقُّ لوالدَيْه ، ومُدمنُ الخمرِ، والمنّانُ عطاءَه

"تین آدمی ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔ اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا، مستقل شراب پینے والا اور اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتلانے والا۔"[سلسلہ صحیحہ:2456]

5۔ دیدارِ الٰہی کے حصول کے لئے دعا کرنا:

دیدارِ رحمان حاصل کرنے لئے اللہ سے دعا کرنے والے کو بھی کل قیامت والے دن دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا، حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ

”اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانے کہ زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تو جانے کہ موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ! میں غیب و حضور دونوں حالتوں میں تیری خشیت کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی و ناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ اخلاص کی توفیق مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو، اور میں تجھ سے تیری قضاء پر رضا کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طلبگار ہوں، اور میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طلبگار ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کر دے، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ، اور ہم کو راہنما و ہدایت یافتہ بنا دے۔“[نسائی:1306 صححہ الالبانی]

6۔ احسان کرنا:

دیدارِ الٰہی کا ایک ذریعہ احسان ہے، احسان کا معنی یہ ہے کہ کسی بھی مخلوق کے لیے، کسی بھی قسم کی تمام اچھائی کے کام کو انجام دینا۔ امام جرجانی کہتے ہیں کہ احسان سے مراد وہ عمل ہے جو دنیا میں قابل تعریف ہو اور آخرت میں باعث اجر و ثواب ہو۔[التعریفات: ص:91]

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق احسان عبادت کی اس حالت کا نام ہے، جس میں بندے کو دیدار الٰہی کی کیفیت نصیب ہو جائے یا کم از کم اس کے دل میں یہ احساس ہی جاگزین ہو جائے کہ اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا اور آپ کے بالکل قریب بیٹھ کر اُس نے چار سوال کیے اسلام کیا ہے؟ ایمان کیا ہے؟ احسان کیا ہے؟ اور قیامت کب واقع ہو گی؟ آپ نے اسلام اور ایمان کا جواب دینے کے بعد احسان کی تعریف یوں فرمائی:

أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

"تو اللہ کی عبادت یوں کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اللہ کو اپنے سامنے دیکھنے کا تصور نہیں کر سکتا تو کم از کم یہ تصور رہے کہ وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔"[صحیح بخاری:50]

احسان کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں:

وَ اَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

" تم احسان کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"[البقرہ:195]

ایک اور مقام پہ اللہ فرماتے ہیں:

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

"بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔"[الاعراف:56]

احسان کرنے والوں کو دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا، سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَل

"جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، (اس وقت) اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تمہیں کوئی چیز چاہیے جو تمہیں مزید عطا کروں؟ وہ جواب دیں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے! کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادے گا تو انہیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہو گی جو انہیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔" [صحیح مسلم:449]

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ

"جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے خوبصورت (جزا) اور مزید (دیدار الٰہی) ہے۔"

[یونس:26، صحیح مسلم:450]

ہمارے خطباتِ جُمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509